سلسلہ بیانات
120

بیان جمعۃ المبارک

علماء، خطباء اور عوام الناس کے لیے یکساں مفید

خصوصیات

- ہر بیان حالاتِ حاضرہ کے مطابق
- ہر بات مدلل اور باحوالہ
- لوگوں کی ذہنی سطح کے مطابق
- ہر بیان عملی پیغام سے مزین

موضوع

ملکی صورت حال اور ہماری شرعی و قومی ذمہ داریاں



از قلم

مفتی محمد شکیل

متخصص فی الافتاء جامعہ مخزن العلوم خانپور

زیر سرپرستی

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد طاہر صاحب جالندھری حفظہ اللہ

رئیس دار الافتاء جامعہ مخزن العلوم عید گاہ خانپور



تاریخ 9 | مئی 2025 بمطابق ۱۰ ذوالقعدۃ ۱۴۴۶ھ

0306-7656903

زیر انتظام ندائے قرآن سنٹر اسلام آباد

بیان کا اجمالی خاکہ

موجودہ صورتِ حال کا شرعی تجزیہ

اسلامی تاریخ سے سبق

1۔ غزوۂ بدر—ایک تاریخی مثال

2۔ جنگِ احزاب (خندق)—اندرونی و بیرونی سازشوں کا مقابلہ

تاریخ دہرا رہی ہے:

تاریخی مثال

افواجِ پاکستان کا کردار اور عوام کا فریضہ

ہماری شرعی و قومی ذمہ داریاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا أَنْ ھَدَانَا اللہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ اَمَّا بَعْد:فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ,بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔[1]

وقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ ما اجتَمَعَ قَومٌ في بَيتٍ مِن بُيوت الله يتلونَ كتابَ الله ويتدارسُونه بينهم، إلا نزلت عليهم السَّكِينة وغَشِيَتهُم الرَّحمَةُ، وحفَّتهم الملائكةُ۔[2]

صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰالِكَ مِنَ الشَّاھِدِیْنِ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تمہیدی کلمات

معزز سامعینِ کرام! آج ہم ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں جہاں پوری امتِ مسلمہ

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 آل عمران:139

2 سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:1455

آزمائشوں اور سازشوں کے نرغے میں ہے۔ پاکستان جو کہ کلمہ طیبہ کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آیا، آج دشمنانِ اسلام کی نظریں اس پر لگی ہوئی ہیں۔ گزشتہ دنوں رات کی تاریکی میں بزدل دشمن نے نہتے شہریوں، مساجد اور معصوم بچوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں کئی قیمتی جانیں شہید ہوئیں۔ یہ حملے صرف ہمارے جسموں پر نہیں بلکہ ہمارے ایمان، حوصلے اور ملی وحدت پر وار ہیں۔ ایسے نازک موقع پر ایک عالمِ دین کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم قوم کی رہنمائی کریں، انہیں ہمت دیں، اور شرعی و قومی فرائض یاد دلائیں۔ اس لیے آج کی ہماری گفتگو کا موضوع ہے: **"ملکی صورت حال اور ہماری شرعی و قومی ذمہ داریاں"**۔

آیئے! اس تناظر میں ہم اپنے آج کے عنوان پر غور کرتے ہیں:

موجودہ صورتِ حال کا شرعی تجزیہ

جب امت مسلمہ پر کوئی آزمائش نازل ہوتی ہے، کوئی بحران چھا جاتا ہے، یا امت کسی عالمی یا علاقائی سازش کا شکار بنتی ہے، تو صرف سیاسی یا جغرافیائی زاویہ سے دیکھنا کافی ہوتا ہے۔ اسلام ہمیں ہر حال میں شرعی بصیرت کے ساتھ جائزہ لینے کی دعوت دیتا ہے۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب ہمیں خود احتسابی، اللہ سے رجوع، اور قرآن و سنت کی روشنی میں خاص طور پر غور و فکر کرنا ہوتا ہے۔

قرآن کی روشنی میں حوصلہ اور صبر کا پیغام

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔[1]

(مسلمانو) تم نہ تو کمزور پڑو، اور نہ غم گین رہو، اگر تم واقعی مومن رہو تو تم ہی سربلند ہوگے۔

------------------حواشی اور حوالہ جات------------------

1 آل عمران:139

یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی جب مسلمان اُحد کی جنگ میں وقتی شکست سے دوچار ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو سہارا دیا، اور یاد دلایا کہ اگر ایمان تمہارے اندر زندہ ہے، تو تمہاری حقیقی کامیابی یقینی ہے۔ آج بھی جب دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمان ظلم و ستم کا شکار ہیں، یا دشمنانِ اسلام سازشوں میں مصروف ہیں، تو ہمیں اسی پیغام پر عمل کرنا ہوگا۔

اسلامی تاریخ سے سبق

1۔ غزوۂ بدر–ایک تاریخی مثال

غزوۂ بدر میں مسلمان تعداد میں 313 تھے، جب کہ کفار 1000 کے لگ بھگ۔ نہ اسلحہ کافی تھا، نہ گھوڑے، نہ وسائل۔[1] مگر اللہ پر کامل یقین، نبی کریم ﷺ کی دعائیں اور صحابہ کا اخلاص ایسا تھا کہ اللہ نے مدد کے لیے فرشتے بھیج دیے:

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ۔[2]

”یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے، تو اس نے تمہاری فریاد کا جواب دیا کہ میں تمہاری مدد کے لیے ایک ہزار فرشتوں کی کمک بھیجنے والا ہوں جو لگاتار آئیں گے“۔

یہ معرکہ بتاتا ہے کہ ایمان، صبر اور اخلاص کے ساتھ اگر مسلمان کھڑے ہو جائیں، تو اللہ کی نصرت ضرور آتی ہے۔

2۔ جنگِ احزاب (خندق)–اندرونی و بیرونی سازشوں کا مقابلہ

تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی اسلام کو خطرات کا سامنا ہوا، اللہ نے اپنے بندوں کو آزمایا، پھر انہیں سرخرو کیا۔ جنگِ خندق اس کی زندہ مثال ہے—جب دشمن باہر سے چڑھ دوڑا اور اندر

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 ابن ہشام، عبد الملک، السیرۃ النبویۃ، باب: غزوۃ بدر، (بیروت: دار المعرفۃ، 1971)، ج: 1، ص: 621-623۔

2 الأنفال:9

سے یہودِ بنی قریظہ نے غداری کی۔ سازشیں اپنے عروج پر تھیں، حالات نہایت سنگین تھے۔ قرآن میں اس کیفیت کو بیان کیا گیا:

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا۔[1]

اس موقع پر ایمان والوں کی بڑی آزمائش ہوئی اور انھیں ایک سخت بھونچال میں ڈال کر ہلا ڈالا گیا۔

مگر کیا ہوا؟ اللہ کے نبی ﷺ نے تدبیر (خندق کھودنا)، دعا (ہاتھ اٹھا کر مناجات)، اور صبر سے قیادت کی۔ نتیجہ وہی نکلا جو اللہ نے فرمایا:

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا۔[2]

اور جو لوگ کافر تھے، اللہ نے انھیں ان کے سارے غیظ و غضب کے ساتھ اس طرح پسپا کر دیا کہ وہ کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکے۔

سامعین محترم! یہ سبق ہے:

جب مسلمان اللہ پر یقین رکھے، تو تمام عالمی طاقتیں مل کر بھی اسے شکست نہیں دے سکتیں۔

دشمن چاہے کتنے ہی گٹھ جوڑ کر لے، اللہ کی تدبیر اس سے بالاتر ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا- وَأَكِيدُ كَيْدًا۔[3]

”بے شک یہ (کافر لوگ) چالیں چل رہے ہیں۔ اور میں بھی اپنی چال چل رہا ہوں“۔[4]

تاریخ دہرا رہی ہے:

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 الاحزاب:11

2 الاحزاب:25

3 الطارق:15-16

4 مفتی محمد تقی عثمانی، آسان ترجمہ قرآن

صلیبی جنگیں ہوں، تاتاری یلغار ہو، یا استعمار کی چالیں — ہر بار اللہ کی مدد نے کافروں کے منصوبے خاک میں ملا دیے۔ آج بھی کفار کا اتحاد اسلام کے خلاف صف آرا ہے، مگر!

یاد رکھیں:

ہمارا ہتھیار توحید، وحدت، اور صبر ہے۔

اللہ کی نصرت کے لیے شرط ہے: إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ (اگر تم اللہ کی مدد کرو گے، تو وہ تمہاری مدد کرے گا)۔

آیئے! عہد کریں:

ہم اختلافات بھلائیں گے، دعاؤں میں مضبوط ہوں گے، اور اللہ کے نظام کے لیے کوشش کریں گے۔ کیوں کہ:

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ[1] — اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے!

تاریخی مثال

سامعین محترم! جب 1258ء میں تاتاریوں نے بغداد کو روند ڈالا، لاکھوں مسلمان شہید ہوئے، خلافت کا مرکز تباہ ہوا تو لوگ سمجھے کہ اسلام ختم ہو جائے گا۔ مگر اللہ کا قانون ہے: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (وہ اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں، مگر اللہ اپنا نور پورا کر کے رہے گا)۔ دیکھیے! کچھ ہی عرصے بعد انہی تاتاریوں نے اسلام قبول کر لیا۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فَأَسْلَمَ التَّتَارُ وَصَارُوا مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ نُصْرَةً لِلدِّينِ-[2]

تاتاری مسلمان ہو گئے اور دین کے سب سے بڑے مددگار بن گئے

یہ ہے اللہ کی حکمت اور اس کا اٹل قانون! آج ہندوستان میں جہاں اسلام دشمن رویوں

------------------حواشی اور حوالہ جات------------------

1 یوسف: 21

2 ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنہایۃ (بیروت: دار الفکر، 1986)، ج14، ص30۔

میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے- جہاں مسلمانوں کو منظم مظالم کا سامنا ہے، جہاں نفرت کی سیاست عروج پر ہے، اور جہاں مسلم شناخت کو نشانہ بنایا جارہا ہے- وہیں اللہ کے فضل سے اسلام مسلسل پھیل رہاہے۔ پیو ریسرچ سینٹر اور ہندوستانی مردم شماری کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ مسلم آبادی کی شرح نمو دیگر مذاہب کے مقابلے میں زیادہ ہے۔[1] یہ محض اعداد نہیں، بلکہ اللہ کے اس وعدے کی عملی تفسیر ہے:

وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔[2]

اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچائے بغیر نہیں رہے گا۔ خواہ کفار کتنے ہی ناخوش ہوں۔[3]

ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ جس طرح تاریخ میں تاتاری ظالم اسلام کے سب سے بڑے محافظ بن گئے، اسی طرح آج کے حالات بھی اللہ کی کسی بڑی حکمت کا پیش خیمہ ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم صبر، حکمت اور قانونی جدوجہد سے کام لیں۔

افواجِ پاکستان کا کردار اور عوام کا فریضہ

میرے ہم وطن دوستو! جب کوئی قوم جنگ کی آگ میں ہو، جب بیرونی دشمن سر اٹھائے، اندرونی فتنے سرکشی کریں، اور عالمی طاقتیں سازشیں رچائیں، تو صرف توپوں، ٹینکوں اور میزائلوں سے نہیں، بلکہ قومی یکجہتی، ملی غیرت، دینی بیداری اور عوامی حمایت کے مضبوط قلعے سے ہی دشمن کو شکست دی جاسکتی ہے۔

آج ہماری پہلی دفاعی لائن افواجِ پاکستان کی شکل میں ہے۔ یہ وہ بہادر سپوت ہیں جو سرحدوں پر دن رات چوکنا ہیں، جو دشمن کی ہر چال کا جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ لیکن یاد رکھیے! افواج کی طاقت صرف ہتھیاروں سے نہیں ہوتی، بلکہ عوام کے اعتماد، قوم کے اتحاد اور پورے

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 https://www.pewresearch.org/

2 التوبہ:32

3 سید فضل الرحمن، تفسیر احسن البیان فی تفسیر القرآن

معاشرے کی پشت پناہی سے ہوتی ہے۔لہٰذا افواج پاکستان کی بھرپور حمایت کریں،ان کے حوصلے بلند رکھیں۔قومی اتحاد قائم رکھیں۔اختلافات کو پس پشت ڈال کر دشمن کے سامنے ایک ہو جائیں۔

ہماری شرعی و قومی ذمہ داریاں

جب ہمارے جوان سرحدوں پر ملک و ملت کی حفاظت کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے کھڑے ہیں،تو ہر شہری پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے مقام پر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے۔

پہلی ذمہ داری: دعاؤں کا اہتمام

جب تلواروں کی جنگ لڑی جاتی ہے تو ہمارے جوان سرحدوں پر کھڑے ہوتے ہیں، لیکن جب دعاؤں کی جنگ لڑی جاتی ہے تو یہ محاذ ہر گھر، ہر مسجد اور ہر دل میں کھل جاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ ۔[1]

دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

جنگ کے دنوں میں خاص طور پر ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ: مائیں، بہنیں اور بچے اپنے گھروں میں دعاؤں کے ہتھیار سے سپاہیوں کا ساتھ دیں۔

علماء اور بزرگانِ دین منبروں سے قوم کو جہاد کی فضیلت یاد دلائیں۔

دوسری ذمہ داری: توبہ و استغفار کا خصوصی اہتمام

ہمیں اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرنی چاہیے۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔[2]

”اور اے مومنو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو، تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو“۔

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 ابو عبد اللہ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث:1812

2 سورۃ النور:31

تیسری ذمہ داری: نمازوں کی پابندی میں اضافہ

نماز ہمارا اصل ہتھیار ہے۔ یہ اجتماعی قوت کا ذریعہ بھی ہے اور اللہ رب العزت کی مدد و نصرت لینے کا ذریعہ بھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۔[1]

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر مشکل کے وقت نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

كان النبي – صلَّى الله عليه وسلم – إذا حَزَبَهُ أمْرٌ صَلّى۔[2]

"نبی کریم ﷺ جب کسی مشکل میں گھر جاتے تو نماز کی طرف متوجہ ہوتے"۔

اب وقت آگیا ہے کہ ہم فجر کی نماز بھی باجماعت ادا کریں، تہجد کے لیے اٹھیں، اور اپنی عبادات کو مضبوط بنائیں۔

چوتھی ذمہ داری: قرآن کریم سے مضبوط تعلق

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ۔[3]

یہ قرآن اللہ کی مضبوط رسی ہے۔

اس کی تلاوت سے دلوں کو سکون ملتا ہے اور خوف و ہراس دور ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 البقرۃ:153

2 سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:1319

3 مسند أحمد، حدیث نمبر:20394

ما اجتمَعَ قَومٌ في بَيتٍ مِن بُيوت الله يتلونَ كتابَ الله ويتدارسُونه بينهم، إلا نزلت عليهم السَّكِينة وغَشِيَتهُم الرَّحمَةُ، وحفَّتهم الملائكةُ۔[1]

"جب لوگ اللہ کے گھروں (مساجد) میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کی تلاوت کرتے ہیں اور درس و تدریس کرتے ہیں، تو ان پر سکینت (اطمینان) نازل ہوتی ہے، ان پر رحمت چھا جاتی ہے، اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔

ہمیں روزانہ پابندی سے قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیے۔

پانچویں اہم ذمہ داری: دشمن کے مقابلے میں ہوشیاری

آج جب ہمارا پیارا وطن دشمن کے حملے کی زد میں ہے، تو ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو سمجھنا ہو گا کہ "اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ" (جنگ چال بازی کا نام ہے)۔ یہ محض ایک جملہ نہیں، بلکہ ایک مکمل جنگی حکمت عملی ہے جسے ہمیں سمجھنا اور اپنانا چاہیے۔

پہلا اصول: معلوماتی جنگ

دشمن آج کل معلوماتی جنگ (Information Warfare) لڑ رہا ہے۔ وہ جھوٹی خبریں پھیلا کر، غلط تصاویر شیئر کر کے ہمارے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ:

ہر خبر کی تصدیق کریں

غیر مصدقہ معلومات شیئر نہ کریں

سرکاری ذرائع سے معلومات حاصل کریں

دوسرا اصول: نفسیاتی جنگ

دشمن ہمارے حوصلے پست کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ:

اپنے ایمان کو مضبوط کریں

------------------حواشی اور حوالہ جات------------------

1 سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 1455

اللہ کی مدد پر یقین رکھیں

دشمن کے پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں

تیسرا اصول: عملی احتیاطیں

اپنے علاقے میں غیر معمولی سرگرمیوں پر نظر رکھیں

مشکوک افراد کی اطلاع متعلقہ حکام کو دیں

سرکاری ہدایات پر سختی سے عمل کریں

اختتامی کلمات

معزز سامعینِ کرام! قومیں اسی وقت زندہ رہتی ہیں جب وہ اپنے دشمن کو پہچانتی ہیں، اپنے محسنوں کا احترام کرتی ہیں، اور آزمائش کے وقت صبر، شعور، اتحاد اور ایثار کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ آج جو صورت حال ہم پر مسلط ہے، وہ محض میزائل یا گولہ بارود کی جنگ نہیں، بلکہ یہ نظریاتی، روحانی، اخلاقی، اور شعوری جنگ ہے۔

ہمیں اپنے گھروں، مساجد، مدرسوں، بازاروں، دفاتر اور سوشل میڈیا تک ہر جگہ یہ احساس جگانا ہو گا کہ پاکستان فقط زمین کا ٹکڑا نہیں، بلکہ امتِ مسلمہ کی نظریاتی امید کا مرکز ہے۔ اور اس مرکز کی حفاظت فقط فوج پر نہیں، بلکہ ہر شہری، ہر مؤمن، ہر درد رکھنے والے دل پر فرض ہے۔

آیئے عہد کریں:

کہ ہم اپنی صفوں میں اتحاد قائم رکھیں گے،

دشمن کی چالوں کو پہچانیں گے،

افواجِ پاکستان کی حمایت کریں گے،

اپنے رب کی طرف رجوع کریں گے،

اور اپنی دعا، قربانی، اور اخلاص سے اس ملک کے لیے ڈھال بنیں گے۔

اپنی بات کا اختتام ان اشعار پر کرتا ہوں:

؎ اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخِ اُمرا کے در و دیوار ہلا دو

؎ سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ